Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۳۹ | منگل ۲۹ ربیع الاول ۱۴۱۰ھ، ۳۱ اخاء ۱۳۶۸ہش، ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۴۷

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دیکھو خدا یہ بھی نہیں چاہتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جاوے۔ بعض لوگ اپنے شرکاء نفسانی کے واسطے بہت حصّہ رکھ لیتے ہیں اور پھر خدا کا بھی حصّہ مقرّر کرتے ہیں۔ سو ایسے حصّہ کو خدا قبول نہیں کرتا۔ وہ خالص حصّہ چاہتا ہے۔ اسکی ذات کے ساتھ کسی کو شریک بنانے سے زیادہ اس کو غضبناک کرنے کا اور کوئی آلہ نہیں ہے۔ ایسا نہ کرو کہ کچھ تو تم میں تمہارے نفسانی شرکاء کا حصّہ ہو اور کچھ خدا کے واسطے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں سب گناہ معاف کروں گا مگر شرک نہیں معاف کیا جاوے گا۔

یاد رکھو شرک یہی نہیں کہ بُتوں اور پتھروں کی تراشی ہوئی مورتوں کی پوجا کی جاوے یہ تو ایک موٹی بات ہے۔ یہ بڑے بیوقوفوں کا کام ہے۔ دانا آدمی کو تو اس سے شرم آتی ہے۔ شرک بڑا باریک ہے۔ وہ شرک جو اکثر ہلاک کرتا ہے وہ شرک فی الاسباب ہے یعنی اسباب پر اتنا بھروسہ کرنا کہ گویا وہی اس کے مطلوب و مقصود ہیں۔ جو شخص دنیا کو دین پر مقدم رکھتا ہے اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ اس کو دنیا کی چیزوں پر بھروسہ ہوتا ہے اور وہ امید ہوتی ہے جو دین و ایمان سے نہیں۔ نقد فائدہ کو پسند کرتے ہیں اور آخرت سے محروم۔ جب وہ اسباب پر ہی اپنی ساری کامیابیوں کا مدار خیال کرتا ہے تو خدا تعالےٰ کے وجود کو تو اس وقت وہ لغو محض اور بے فائدہ جانتا ہے اور تم ایسا نہ کرو۔ تم توکل اختیار کرو۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۱۹۱)

صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں

"صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ اور جتنا یہ گند اچھالتے ہیں اتنا ہی آپ خدا والے بننے کی کوشش کریں۔ خدا کی صفات اپنے اندر جاری کرنے کی کوشش کریں۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ہمیشہ کیلئے یہ گُر ہمیں سکھا دیا ہے۔ کہ

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ۔ الفضل ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۹ء)

حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا جنازہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو بعد دوپہر ربوہ پہنچ رہا ہے اگلے روز یکم نومبر ۱۹۸۹ء کو بوقت ۱۰ بجے صبح دفاتر صدر انجمن شرقی گراؤنڈ میں نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

• مکرم فواد محمود خاں صاحب آف ناروے کو اللہ تعالیٰ نے ۲۸ اپریل بروز جمعۃ المبارک تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور انور نے نومولود کا نام طاہر محمود خاں رکھا ہے۔ نومولود حضرت ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب رفیق بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پڑنواسہ ہے۔ نومولود حضور اقدس کی بابرکت تحریکِ وقفِ نو میں بھی شامل ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خدمتِ دین کی سعادت کے ساتھ بابرکت عمر سے بھی متمتع فرمائے۔

مکرم بشیر الدین صاحب انڈونیشین وفات پا گئے

مکرم محمود احمد چیمہ صاحب امیر جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے بذریعہ ٹیلیگرام اطلاع دی ہے کہ محترم بشیر الدین احمد صاحب انڈونیشین مربی سلسلہ احمدیہ مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو بعارضہ بلڈ پریشر و بخار وفات پا گئے ہیں۔

مکرم بشیر الدین احمد صاحب ابن محترم احمد رُشدی صاحب آف انڈونیشیا نے ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۷ء کو جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لیا اور ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کو جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری لے کر فارغ ہوئے۔ بعدہٗ حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اُنہیں انڈونیشیا میں بطور مربی سلسلہ مقرّر فرمایا۔ موصوف خدا کے فضل سے بہت ذہین اور اطاعت و تعاون کی روح رکھنے والے نوجوان تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

(وکیل التبشیر)

جماعت کے اخلاص کی حفاظت کا طریق

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جہاں تک جماعت کے عمومی اخلاص کا تعلق ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کیساتھ ابتلاء کے موجودہ دور میں جماعت کے اخلاص کا عمومی معیار بہت بلند ہوا ہے۔ اور نیک کاموں میں تعاون کی روح میں ایک نئی جلا پیدا ہو گئی ہے۔ ایک آواز پر لبیک کہنے کے لئے کثرت کے ساتھ دل بے چین ہیں جب بھی جماعت کو نیکی کی طرف بلایا جاتا ہے۔ جسطرح اخلاص کے ساتھ اس آواز پر جماعت لبیک کہتی ہے اس سے میرا دل حمد سے بھر جاتا ہے۔ لیکن یہ اخلاص فی ذاتہٖ کچھ چیز نہیں۔ اگر اس اخلاص کے نتیجے میں خدا تعالیٰ سے ایک مستقل تعلق پیدا نہ ہو جائے۔ یہ اخلاص اپنی ذات میں محفوظ نہیں اگر اس اخلاص کو نماز کے اور عبادت کے برتنوں میں محفوظ نہ کیا جائے اس لحاظ سے یہ اخلاص ایک آنے جانے والے موسم کی شکل اختیار کر سکتا ہے بعض دفعہ سخت گرمیوں کے بعد اچھا موسم آتا ہے ٹھنڈی ہواؤں کے جھونکے آتے ہیں بعض دفعہ سخت سردی کے بعد خوشگوار موسم کے دور آتے ہیں لیکن یہ چیزیں آنے جانے والی ہیں ٹھہر جانے والی نہیں۔ عبادت کوئی موسمی کیفیت کا نام نہیں عبادت ایک مستقل زندگی کا رابطہ ہے۔

عبادت کی مثال ایسی ہے جیسے ہم ہوا میں سانس لیتے ہیں کئی قسم کے زندہ رہنے کے طریق ہیں جو انسان کو لازم کئے گئے ہیں مگر ہوا اور سانس کا جو رشتہ زندگی سے ہے ایسا مستقل دائمی لازمی اور ہر لمحہ جاری رہنے والا رشتہ اور کسی چیز کا نہیں۔ پس عبادت کو یہی رشتہ انسان کی روحانی زندگی سے ہے۔ یہ عبادت ذکرِ الٰہی کی صورت میں ہمہ وقت جاری رہ سکتی ہے لیکن وہ نماز جو قرآنِ کریم نے ہمیں سکھائی اور سنت نے جسے ہمارے سامنے تفصیل سے پیش کیا یہ وہ کم سے کم ذکرِ الٰہی ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ جولائی ۱۹۸۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۱ اخاء ۱۳۶۸ ہش ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۹ء

رشوت ـــ لینا اور دینا

ایک صاحب دُور دراز سے لاہور پہنچے۔ پاسپورٹ آفس کا پتہ کیا اور اپنے پاسپورٹ کے سلسلہ میں وہاں گئے۔ دروازے پر متعین گارڈ سے پوچھا کہ صاحب ہیں۔ جواب ملا۔ آج نہیں آئیں گے۔ وہ شخص بڑے دکھ کے ساتھ کہنے لگے کہ یہ تیسری دفعہ ہے جو اس طرح دفتر سے واپس جا رہا ہوں۔ پاس ہی ایک اور دوست کھڑے تھے۔ انہوں نے اس شخص کو اشارہ کیا اور ایک طرف لے گئے۔ وہاں جاکر پوچھا کہاں سے آئے ہو۔ جواب ملا۔ ڈیرہ غازی خاں سے۔ اور آنے جانے میں خاصہ کرایہ خرچ ہوتا ہے۔ وہ صاحب کہنے لگے صاحب تو دفتر ہی میں ہیں۔ آپ ایک سو روپے نکالئے۔ دروازے پر کھڑے شخص کے ہاتھ پہ رکھئے لیکن کسی کو پتہ نہ چلے۔ بس مصافحہ کیجے اور نوٹ تھما دیجے۔ پھر دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ روپیہ لینے والا شخص کہنے لگا صاحب تو نہیں ہیں لیکن ہو سکتا ہے آپکا پاسپورٹ تیار ہو چکا ہو۔ بس آپ یہیں ٹھہریئے میں پتہ کرکے آتا ہوں، اور واپس آتے ہوئے پاسپورٹ بھی ان کے ہاتھ میں تھا۔

اب آپ بتائیں کہ اسے یہ سو روپیہ دینا چاہیئے تھا یا نہیں۔ وہ کتنی دفعہ ڈیرہ غازی خاں سے آتا اور اس کی مشکل کب حل ہوتی۔ یہ بات ہمیں ایک ایسے شخص نے بتائی جو پہلے تو ہمارے ہی دفتر میں کام کرتے تھے اب کینیڈا میں اپنے بچوں کے پاس ہیں۔ لیکن کہتے ہیں کہ وہاں انہیں کسی کو یہ مشورہ دینے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔

ہمارے ایک دوست کراچی جا رہے تھے۔ کسی کی شادی میں شرکت کرنا چاہتے تھے۔ سیٹ بُک کروانے گئے پتہ چلا کہ سیٹ نہیں ہے۔ کھڑکی سے ہٹے۔ کچھ سوچا اور پھر کسی نہ کسی طرح ایک نوٹ دکھایا اور سیٹ مل گئی۔

ہم سب یہ چاہتے ہیں کہ رشوت نہ لی جائے۔ اور نہ ہی دی جائے۔ رشوت لینا بھی بُری بات ہے اور دینا بھی۔ غالباً زیادہ تجزیہ کیا جائے تو یہ کہنا ہوگا کہ رشوت دینا بھی بُری بات ہے لیکن لینا تو بہت ہی بُری بات ہے۔ دیتے تو اس لئے ہیں کہ ہمارا کام ہو جائے لیکن لیتے کیوں ہیں۔ ناجائز ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے۔ اور اکثر رشوت لینے والے گھر کے اخراجات کا رونا روتے ہیں، کتنی بُری بات ہے۔ دینے والے کی تو گھر کی ضروریات کے لئے رقم اور کم ہو جائے اور لینے والے کی بڑھ جائے۔ سنگدلی۔

یہ ہم سب کے مل جُل کر سوچنے والی بات ہے کہ رشوت کے خلاف قانون کی موجودگی اور ہر شخص کے اس اقرار پر بلکہ اصرار پہ کہ رشوت نہ لی جائے نہ دی جائے۔ لوگوں کو رشوت دینے کی ضرورت کیوں پڑتی ہے۔ اس لعنت کو کس طرح ختم کیا جائے۔ شائد کسی کی سوچ کا دھارا کوئی مفید نتیجہ نکال سکے۔ کوئی بہتر تجویز پیش کر سکے۔

گم کردہ راہ کو کوئی احساس بھی تو ہو
منزل کا شوق راہ کا کچھ پاس بھی تو ہو
آنکھوں کو بند کرکے سفر کر رہا ہے طے
آنکھوں کا بند کرنا اسے راس بھی تو ہو

ابوالاقبال

درد دے درد کے خزانے دے
دینے والے کسی بہانے دے

کچھ نئے رنج کچھ پُرانے دے
مجھ کو لمحے نہیں زمانے دے

برسرِ دار آشیانے دے
بے ٹھکانوں کو بھی ٹھکانے دے

یا مرا مجھ سے فاصلہ کر دے
یا نہ احساس کے خزانے دے

ان کہی بات کو چھپا کر رکھ
اس کو لب پر کبھی نہ آنے دے

تو اگر مُسکرا نہیں سکتا
دوسروں کو تو مُسکرانے دے

مجھ کو اشکوں کا آئینہ لے کر
شہرِ مسحور میں نہ جانے دے

عشق کا اُندلس ملے نہ ملے
کشتیاں تو مجھے جلانے دے

شاخِ آواز بھی ہری ہو جائے
اس کو پت جھڑ کے تازیانے دے

رنگ بھر لینا بعد میں مضطرؔ
مجھ کو تصویر تو بنانے دے

چوہدری محمد علی

" دنیا میں ہزاروں لذّتیں ہیں مگر رقّت جیسی کوئی بھی لذّت نہیں۔ یہی وجہ ہے جس سے نماز اور عبادت کا مزہ آتا ہے اور پھر چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔"
(ملفوظات جلد پنجم صـ ۲۹۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیّد علی ہجویری

المعروف داتا گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف

نام و مسکن

مشہور ولی اللہ حضرت داتا گنج بخش صاحب کا نام ابوالحسن علی بن عثمان الجلالی ہے ۔ آپ کا اصل وطن غزنی تھا ۔ آپ غزنی شہر کے ایک محلہ ہجویر میں سکونت پذیر تھے ۔ اس لئے آپ ہجویری مشہور ہوئے ۔ بعض لوگ آپ کو ہجویری الغزنوی بھی کہتے تھے ۔

آپ کی عمر جب چالیس سال کی ہوئی تو آپ کے پیر و مرشد و استاد حضرت شیخ ابوالفضل بن حسن الختلی نے جب دیکھا کہ آپ نے علوم ظاہری اور باطنی کے لحاظ سے بلند مقام حاصل کر لیا ہے ۔ تو آپ کو حکم دیا کہ ہندوستان کے علاقہ پنجاب میں جا کر خدماتِ اسلامیہ بجا لائیں ۔

لاہور میں آمد

چنانچہ آپ نے اپنے استاد کے حکم سے ۴۳۱ھ ہجری المقدس میں غزنی سے لاہور کی طرف سفر ہجرت اختیار فرمایا ۔ اس زمانہ میں سلطان محمود غزنوی کا بیٹا سلطان مسعود اس علاقہ کا حکمران تھا ۔ آپ کے لاہور آنے سے قبل آپ کے پیر بھائی حضرت شاہ حسین زنجانی لاہور میں قیام فرما ہو کر تبلیغ اسلام کا فریضہ سر انجام دے رہے تھے ۔ جس وقت آپ نے لاہور میں قدم رکھا تو دیکھا کہ اس وقت وہ رحلت فرما گئے ہیں ۔ آپ نے ان کی نماز جنازہ میں شرکت اختیار کی ۔ ان کا مزار لاہور کی کھوئی میراں میں ہے ۔

فیض رسانی

حضرت سیّد علی ہجویری رضی اللہ عنہ نے جونہی لاہور میں قدم رکھا ۔ آپ کے علم و فضل اور تقدس اور جاذب شخصیت اور روحانی کمالات کی وجہ سے خلقت کا ہجوم امڈ پڑا ۔ اور آپ سے کسب فیض کرنے لگے ۔ آپ کی تعلیم و تربیت سے ہزاروں صوفیاء شاگردوں نے علوم ظاہری و باطنی حاصل کئے ۔ اور آپ کے نور کو دور و نزدیک مقامات پر پھیلانے میں کوشاں ہوئے ۔ آپ عموماً صوفیانہ طور و طریق سے ہی توحید کی تبلیغ کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور محبت حاصل کرنے کی تلقین فرماتے تھے ۔ ہندو سکھ اور دیگر مذاہب کے لوگ بھی آپ سے گہری عقیدت رکھتے اور آپ کی کرامات اور دعاؤں سے مستفید ہوتے تھے ۔ ایک ہندو سلطان جب آپ کے ہاتھ پر اسلام میں داخل ہوا تو اس کا نام "شیخ الہند" مشہور ہوا ۔ آپ کے اخلاق عالیہ ، سخاوت اور جذب و کشش علم و تقویٰ سے اپنی اپنی استعداد کے مطابق ہر شخص اثر قبول کرتا ۔ آپ کی علمی استعداد کے متعلق یہ فقرہ زبان زد خلائق تھا

"جامع بود میاں علوم ظاہر و باطن"

آپ کی علمی لیاقت اور قابلیت آپ کی تصنیفات سے ظاہر و باہر ہے ۔

وفات

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا یہ روحانی وجود ولی اللہ اور عظیم صوفی فیض رسانی کرتا ہوا اور اپنے نور کی شعاعیں بکھیرتا ہوا ۴۶۲ھ ہجری المقدس میں وفات پا کر اپنے مولا حقیقی کے حضور پہنچ گیا ۔ اس وقت سلطان ابراہیم حکمران تھا ۔ اسی بادشاہ نے آپ کا مقبرہ لاہور میں تعمیر کروایا ۔ اسی وقت سے مزار مبارک پر ہر وقت ہجوم رہتا ہے ۔ ہزاروں صوفیاء و اولیاء زیارت مزار مبارک کے لئے آتے رہے ہیں ۔

گنج بخش کا لقب

چنانچہ جب حضرت خواجہ معین الدین صاحب چشتی اجمیری آپ کے مزار مبارک پر چلہ کشی کرنے تشریف لائے تو مندرجہ ذیل شعر پڑھا ۔

"گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما"

اس وقت سے حضرت سیّد علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ "داتا گنج بخش" کے عرف سے مشہور ہو گئے ۔

حضرت خواجہ فرید الدین صاحب گنج شکرؒ بھی آپ کے مزار کی زیارت و فیض کے لحاظ سے حاضر ہوئے ۔

شہنشاہ اکبر کے علاوہ دیگر سلاطین ہند بھی آپ کے مزار پر عقیدت کے پھول چڑھاتے رہے ۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ ہر سال عرس کے موقع پر ایک ہزار روپیہ نقد بھجواتے رہے ۔ مہارانی کور چند (رانی مہاراجہ کھڑک سنگھ ولد مہاراجہ رنجیت سنگھ) نے ۱۸۹۵ء میں آپ کے مقبرہ کے پاس دالان تعمیر کروایا ۔ حاجی نور محمد نے ۱۲۸۸ھ میں آپ کے مزار پر گنبد تعمیر کروایا ۔

مسجد اقصیٰ

۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء میں میاں غلام رسول کھڑ والے نے مقبرہ کے قریب ایک لاکھ روپیہ خرچ کر کے عالی شان مسجد تعمیر کروائی ۔ اس سے متعلق مشہور صحافی محمد طفیل صاحب لکھتے ہیں :۔

اس مسجد کے دروازے پر علامہ اقبال کا یہ قطعہ تاریخ درج ہے ۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسجد ۱۳۴۰ھ میں از سر نو تعمیر ہوئی تھی ۔

سال بنائے حرم مومناں
خواہ ز جبریل واز ہاتف مجو
چشم بہ "المسجد الاقصیٰ" فگن
الذی بارکہ ہم بگو

مادہ تاریخ میں قرآن کریم کے پندرھویں پارہ کی ابتدائی آیت کی طرف اشارہ ہے "المسجد الاقصیٰ" اور "الذی بارکہ" دونوں ٹکڑوں کے عدد ملانے سے سال تاریخ ۱۳۴۰ھ حاصل ہوتا ہے ۔"

(نقوش لاہور نمبر ۱۶۲)

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات

علم تصوف کی چوٹی کی کتابوں میں سے آپ کی تصنیف کشف المحجوب ہے جس کے متعلق حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی فرماتے ہیں کہ :۔

"کتب تصوف میں شیخ علی ہجویری کی کتاب کشف المحجوب کو وہ مرتبہ حاصل ہے اگر کسی طالب صادق کو مرشد کامل نہ مل سکے تو اس کتاب کا مطالعہ کرے ۔ اس کی مراد پوری ہو جائے گی ۔ میں نے خود اس کو اوّل سے آخر تک پڑھا ہے ۔"

(بحوالہ نقوش لاہور نمبر ۱۶۲ و تصوف اسلام از مولانا عبدالماجد دریابادی)

کشف الاسرار ، منہاج الدین (اس میں اہل صفہ کے مناقب ہیں اور دیگر کتابوں کے مضامین ان کے ناموں سے ظاہر ہیں) کتاب الفناء و البقاء ، اسرار الخلق و الموافقات ۔ کتاب البیان لاہل العیان ، بحر القلوب ۔ الرعایۃ لحقوق اللہ ۔ ملخص از نقوش نمبر لاہور ۔

(مولانا عبدالمنان صاحب شاہد)

کر نہ کر

- اَے طالبعلم ! تو کبھی اپنے سکول یا کالج سے غیر حاضر نہ رہ ۔
- تو حسب توفیق عمدہ کتابیں خریدتا رہ ۔
- تو کسی بڑے شہر میں ہو تو وہاں کی لائبریری کا ممبر بن جا ۔
- جس بات کا تو خود تجربہ نہ کر لے اسے بطور حجت دوسروں کے آگے پیش نہ کر ۔
- اَے طالبعلم ! اگر تو سکول کے علاوہ زائد مفید مطالعہ بھی اپنے شوق سے کرے تو تو لائق ہے ۔
- تو علماء کی عزّت کر ۔
- تو حتی الوسع اپنی کتابیں لوگوں کو عاریتہً نہ دے ورنہ اکثر واپس نہ آئیں گی ۔
- تو حصول علم کیلئے سفر بھی اختیار کر ۔
- تو ہمیشہ اپنے استاد کی عزت کر خواہ تو اس سے بڑا درجہ حاصل کر لے ۔
- تو اپنا علم بڑھانے کے لئے اخبارات اور رسالے باقاعدہ اپنے مطالعہ میں رکھ ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات
نون ۔ سین

منشیات کی روک تھام

منشیات کے خلاف پاکستان کی کوششوں کو اقوام متحدہ نے "شاندار" کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ حکومت پاکستان اس سلسلے میں جو کچھ کر رہی ہے۔ اس کی اقوام متحدہ کے ایک نمائندہ نے جو منشیات کے انسداد کے پروگرام سے منسلک ہیں تعریف کی ہے۔ پوست کی کاشت ہیروئن کی تیاری اور منشیات کی غیر قانونی نقل و حرکت یہ وہ باتیں ہیں جن کے متعلق پاکستان نہایت سنجیدگی کے ساتھ اپنی کوششوں میں مصروف ہے۔ اقوام متحدہ کے اس نمائندہ نے کہا ہے کہ یہ تمام کوششیں عالمی کوششوں پر ایک صحت مند اثر ڈالیں گی۔ پاکستان نے افیم کی تیاری روکنے کے لئے جو کوششیں کی ہیں اسے ایک کامیاب کہانی کہا جا سکتا ہے۔ اقوام متحدہ کی سربراہی میں پاکستان یہ کوشش کر رہا ہے کہ پوست کی کاشت کو روکا جائے خاص طور پر قبائلی علاقوں میں جو پاکستان افغانستان کی سرحد پر واقع ہیں اور جو پوست کی کاشت کرتے ہیں انہیں اس بات کا یقین دلایا جائے کہ وہ دوسری فصلیں اگا کر زیادہ رقم وصول کر سکتے ہیں۔ اب پاکستان میں منشیات کی وبا کو روکنے کے لئے ایک وزارت بھی قائم کر دی گئی ہے اور اس وزارت نے بعض منشیات فروشوں کو گرفتار بھی کیا ہے ۱۹۷۹ء سے لیکر پاکستان کو منشیات کے ایک جگہ سے دوسری جگہ تک لے جانے کے لئے استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ منشیات کی طلب بڑھتی رہی اور اس طرح افغانستان کی افیم اور ہیروئن زیادہ تر پاکستان کے قبائلی علاقوں میں سے ہو کر عالمی منڈیوں میں پہنچتی رہی۔ اسوقت پاکستان میں ۱۳ لاکھ ایسے افراد موجود ہیں جو منشیات کے عادی ہو چکے ہیں اور یہ لوگ ۱۴ سے ۳۵ سال کی عمر تک ہیں اور مختلف قسم کی منشیات استعمال کرتے ہیں۔ اقوام متحدہ کا منشیات کے خلاف مساعی کے لئے ۶ کروڑ ۲۵ لاکھ ڈالر کا بجٹ ہے۔ کولمبیا اور وسطی امریکہ کے ممالک منشیات کی تیاری میں سرفہرست ہیں۔ اور منشیات سے حاصل ہونے والا منافع پٹرول کے منافع سے بھی بڑھ گیا ہے۔ کولمبیا میں تو منشیات کی تجارت کرنے والے اب اتنے طاقتور ہو چکے ہیں کہ وہاں کی منتخب حکومت سے انہوں نے لڑائی مول لے رکھی ہے۔

اقوام متحدہ کا منشیات کے انسداد کیلئے فنڈ اسوقت چالیس ملکوں پر خرچ ہو رہا ہے جن میں پاکستان، بولیویا، برازیل، چین، کولمبیا ایکواڈار۔ مصر۔ بھارت۔ لاؤس ملیشیا۔ میکسیکو مراکش مایانمر (MYANMAR) پیرو تھائی لینڈ اور ترکی شامل ہیں۔

۱۵ جون ۱۹۸۹ کو ۳۴ شقوں پر مشتمل ایک کنونشن منعقد کیا گیا تھا۔ اس کے ریزولیوشن پر ۴۷ ملکوں نے دستخط کئے اور بعد میں توثیق فی الحال صرف ایک ملک نے کی ہے اس میں شامل چند ایک انسداد منشیات کے ذرائع درج ذیل ہیں:۔

جب یہ پتہ چلے کہ کہیں ایسے جرائم جو منشیات سے تعلق رکھتے ہوں وہ تجارت کے رنگ میں کئے جا رہے ہیں تو اس پر پابندی لگائی جائے۔ اس بات کی تگ و دو کی جائے کہ یہ دھندا کہاں ہو رہا ہے اور اس سے جو منافع کمایا جاتا ہے اور جو جائیداد پیدا کی جاتی ہے اس کو ضبط کیا جائے عدالتوں کو اس بات کا اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ان لوگوں کے بنک اکاؤنٹ اور مالی امور کے ریکارڈ حاصل کر سکیں۔ اس بات کا اہتمام کیا جائے کہ اگر کسی مجرم کو کسی ملک سے واپس بلانا ہو تو واپس بلایا جا سکے مختلف ممالک ایک دوسرے کی قانونی مدد کریں تاکہ تفتیش بھی ہو سکے اور گرفتاری بھی۔ اور اس کے بعد اس پر مقدمہ بھی چلایا جا سکے۔ مقدمات کو ایک جگہ سے دوسری جگہ تبدیل بھی کیا جا سکے تا ان کے دیگر ذرائع مثلاً ان کاموں کی کامیابی کے لئے جس تربیت کی ضرورت ہے۔ اس کا انتظام کیا جائے۔ ہر وقت اس بات پر نگاہ رکھی جائے کہ کس کس چیز کو کس کس طریق پر استعمال کر کے منشیات تیار کی جا سکتی ہیں۔ اگر یہ دھندا کرنے والے اپنے مال کو ایک جگہ سے دوسری جگہ چھپا کر لے جانا چاہیں تو کوشش کی جائے کہ ہر طرح انہیں اس بات سے روکا جا سکے۔ تاکہ وہ کہیں اور جا کر منشیات تیار نہ کر لیں۔ کوشش کی جائے کہ منشیات میں شامل کی جانے والی چیزیں اگائی نہ جا سکیں۔ اور ان کی طلب ختم کی جا سکے۔ ان کو مال ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے لئے گاڑیاں مہیا نہ ہونے دی جائیں جو ٹریڈ زونز، اور بندرگاہیں ہیں وہاں پر اس کام کو خاص طور پر روکنے کی کوشش کی جائے۔ سمندری ذریعوں سے غیر قانونی طور پر منشیات کو ایک جگہ سے دوسری جگہ نہ لے جانے دیا جائے۔ ان کی خط و کتابت جو منشیات سے متعلق ہو اس کو روکا جائے۔

ریاضی

سر ایڈورڈ کی تقریر کا خلاصہ

میں نے اپنی دنیا میں جن نکات کی جانب توجہ دلائی ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ریاضی سے متعلق سائنسی مفاہمت اب بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ لہذا سائنسی پیش بینی سے متعلق ایک غیر متوقع صلاحیت پیدا ہو رہی ہے۔ سر ایڈورڈ نے یہ انکشاف بھی کیا کہ ایک ایسا انقلاب رونما ہو رہا ہے۔ جو سائنسی وضاحتوں اور پیش بینیوں کے طریقوں کو غیر معمولی طور پر متاثر کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ اب مسائل کا احاطہ کرنے کے لئے تین طریقے ہیں۔ ایک فیکٹرز۔ دوسرا CAOS یعنی انتشار اور تیسرا FRUSTRATION یعنی مایوسیاں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ فیکٹرز ایک نیا لفظ ہے لیکن انتشار اور مایوسی یہ الفاظ مستعمل ہیں۔ یعنی سائنس نے ان الفاظ کے قطعی اور حقیقی معنی اخذ کئے ہیں۔ اور اب مایوسی کے لفظ کو آپ باقاعدہ ریاضی کے معنی پہنا سکتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ اگر بہت سے لوگ کسی محدود یا کم چیز کی خواہش کرتے ہیں تو ظاہر ہے کہ یہ سب کو نہیں مل سکتی۔ لہذا اس کو تقسیم کرنے کا ایسا کون سا طریقہ ہو سکتا ہے جو مایوسی کو کم سے کم کر دے۔ یوں سمجھئے کہ اب یہ بات ایک معنی رکھتی ہے۔ ریاضی کا یہ نیا انداز دراصل سائنسی دنیا کا انقلاب ہے، جو بات بعید اور ناقابل قیاس خیال کی جاتی تھی اس کا احاطہ اب ناممکن نہیں ہے۔ اب آپ ایسی تمام باتوں کے بارے میں بالکل اسی طرح پیش بینی کر سکتے ہیں اور اپنے نظریات پیش کر سکتے ہیں جس طرح صدیوں پہلے ماہرین فلکیات نے ستاروں اور سیاروں کے بارے میں پیش کئے تھے۔

سر ایڈورڈ کے خیال میں انسان نہ صرف ترقی کرے گا بلکہ اپنے مستقبل کے بارے میں یہ بھی کہہ سکے گا کہ وہ کس حد تک پیش بینی کر سکتا ہے اور کس حد تک نہیں کر سکتا۔

شیفیلڈ میں ہونے والی بی۔ اے کی اس کانفرنس میں سائنس کے مستقبل سے متعلق جو پیش بینیاں کی گئیں وہ زیادہ حوصلہ افزاء نہ تھیں۔ برطانیہ اور کئی دوسرے ترقی یافتہ ملکوں میں آبادی کم ہو رہی ہے، لہٰذا اعلیٰ تعلیم کے لئے طلباء کی تعداد بھی کم ہو گئی ہے، غریب اور ترقی پذیر ملکوں میں معاملہ برعکس ہے۔ مثلاً بھارت، فلپائن، کوریا اور اسی طرح کے دوسرے ملکوں میں تربیت یافتہ اور ہوشیار افرادی قوت کی کمی نہیں۔ امریکہ کے اعلیٰ تعلیمی ادارے مشرق بعید سے آنیوالے طالب علموں سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور بقول سر ایڈورڈ کے دنیا کی سائنسی آبادی کو مجموعی طور پر سمجھنا ہوگا۔ تحقیقی اخراجات چونکہ بہت بڑھ گئے ہیں لہذا یہ ضروری ہے کہ سائنس کے کسی ایک شعبے میں بجائے اس کے کہ ایک ہی طرح کی تحقیق کئی طرح کی جائے، تحقیق کے مختلف پہلوؤں پر کام ہو اور یہ کام عالمگیر سطح پر دستیاب ہو، سائنسدانوں کے یہ گروپ عالمی سطح پر تشکیل دیئے جائیں تاکہ سائنس کے جدید ترین اور انتہائی بیش قیمت آلات کا استعمال ہو سکے۔ سر ایڈورڈ کے خیال میں صاحب تعلیم کا معیار اور توانائی یورپ اور پوری دنیا کے لئے یکجا ہو جائیں گے اور اس طرح سائنسدانوں کی وہ کمی پوری ہو سکے گی جو اس وقت بری طرح محسوس کی جا رہی ہے۔

ضرورت سول انجنیئر تعمیرات

افریقہ کے ممالک غانا، نائیجیریا، سیرالیون میں سلسلہ کی تعمیرات کی نگرانی کے لئے ایک سول انجنیئر کی ضرورت ہے۔ نام پیش کرنے والے احباب تعلیم، تجربہ، سندات، سرٹیفکیٹس وغیرہ کے ساتھ خاکسار کو ملیں۔

افتخار علی قریشی
وکیل المال ثالث تحریک جدید۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناصر احمد طاہر
مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ
طالب علم سپینش کلاس

گواتے مالا
(GUATEMALA)
(سدابہار سرزمین)

دارالحکومت : گواتے مالا (شہر)

صدر : مارکو وینی سیو ثیر یثو آریوالو (MARCO VINICIO CEREZO AREVALO)

سرکاری زبان : سپینش

ایریا : ۱۰۸۸۸۹ (ایک لاکھ آٹھ ہزار آٹھ سو نواسی مربع کلومیٹر)

آبادی : ۸۴۳۴۰۰۰ (چوراسی لاکھ چونتیس ہزار)

محل وقوع

گواتے مالا کے شمال اور مغرب میں میکسیکو (MEXICO) شمال مشرق میں بیلیز (BELIZE) اور جنوب مشرق میں اوندوراس (HONDURAS) اور ایل سلوادور (EL SALVADOR) واقع ہیں۔ نیز شمال مشرق میں ۱۲۰ کلومیٹر کا ساحل بحیرۂ کریبیئن پر ہے اور جنوب میں ۳۲۰ کلومیٹر کا ساحل بحرالکاہل پر ہے۔ ۲/۳ حصہ پہاڑی علاقہ ہے اور ۶۲ فیصد حصّہ میں جنگلات ہیں۔

سکہ : قیتثال (QUETZAL)

قومی پرندہ : قومی پرندے کا نام بھی قیتثال (QUETZAL) ہی ہے۔

قومی پھول : مونخا بلانکا (MONJA BLANCA)

یومِ آزادی : ۱۵ ستمبر ۱۹۲۱ء

مذہب

رومن کیتھولک ۷۵٪ انڈین برائے نام عیسائی ہیں۔ صدر مقام سے نکل کر دیہاتی علاقوں میں قدیمی مذاہب پر عمل ہوتا ہے۔ جادو ٹونے بھی پائے جاتے ہیں۔ یہودی بھی کافی مقدار میں موجود ہیں اور وہ جماعت احمدیہ کی منظم تنظیم سے خائف ہیں۔

آب و ہوا

آب و ہوا ہمیشہ خوشگوار اور فرحت بخش رہتی ہے۔ اسی وجہ سے گواتے مالا کو سدابہار سرزمین (LAND OF ETERNAL SPRING) کہا جاتا ہے۔ یہاں دو موسم ہیں۔ موسم برسات اور خشک موسم۔ اونچے علاقوں میں دن کچھ گرم اور راتیں ٹھنڈی ہوتی ہیں موسم برسات مئی سے اکتوبر تک ہے۔ جبکہ ساحلی علاقوں میں دسمبر تک ہے۔ اور خشک موسم نومبر یا جنوری سے اپریل تک ہے۔ آب و ہوا کے لحاظ سے آئیڈیل جگہ ہونے کی وجہ سے یہاں پھولوں کی غیر محدود ورائٹی موجود ہے جس نے گواتے مالا کے حسن کو دوبالا کر دیا ہے۔

لوگ

گواتے مالا کی آب و ہوا کی طرح لوگ بھی آئیڈیل ہیں۔ اور سدابہار موسم کی طرح بہت اچھی خوبیوں کے مالک ہیں۔ نرم گفتار اور صحت مند ہیں۔ یہاں اونچی آواز میں بولنا اور وضع قطع اور لباس میں تعلّی اور تفاخر ناپسند کیا جاتا ہے۔ یہ دوست رکھنے والے اور سیاحوں کی مدد کر کے خوش ہوتے ہیں، تعلیمیافتہ اور وفادار لوگ ہیں۔ ملک کے نصف سے زیادہ لوگ زراعت پیشہ ہیں اسی لئے ملک کی اکثر آبادی دیہاتوں میں رہائش پذیر ہے۔ کل آبادی کا ۶۷،۲ فیصد دیہاتی زندگی بسر کر رہا ہے۔ جبکہ شہروں میں صرف ۳۲،۸ فیصد لوگ آباد ہیں۔

گواتے مالا میں مردوں کی تعداد عورتوں کی نسبت زیادہ ہے۔ کل آبادی کا ۵۰،۵۶ فیصد حصّہ مردوں پر اور ۴۹،۴۴ فیصد حصّہ عورتوں پر مشتمل ہے۔ یہاں کے نوجوانوں میں سے ۵۵ فیصد پڑھے لکھے ہیں، پندرہ برس سے زائد عمر کے پڑھے لکھے افراد کی تعداد ۱۸۳۵۳۷۹ (اٹھارہ لاکھ پینتیس ہزار تین سو اناسی) ہے۔ یہاں روزانہ نو اخبارت شائع ہوتے ہیں۔

یہاں پر عوام کے لئے طبّی سہولیات کافی مقدار میں فراہم کی گئی ہیں۔ اسی وجہ سے یہاں شرح پیدائش کافی زیادہ اور شرح اموات کافی کم ہے۔

یہاں پر شرح پیدائش ۴۱،۷ فی ہزار ہے۔ جبکہ عالمی اوسط شرح پیدائش ۲۹،۰ فی ہزار ہے۔ یہاں ۷،۵ فی ہزار شرح اموات ہے، جبکہ عالمی شرح اموات ۱۱،۰ ہے۔

پیشے

گواتے مالا میں لوگوں کے پیشے کاشتکاری، ماہی گیری، کان کنی اور صنعتکاری وغیرہ ہیں۔

پیداوار

اور پیداوار میں کافی، گندم، مکئی اور کیلا شامل ہے۔ لیکن ۶۰٪ ایکسپورٹ کافی کی ہوتی ہے۔

کھیلیں

فٹ بال، باسکٹ بال، بیس بال، گھڑ دوڑ، مرغوں کی لڑائی، پولو، گالف، ٹینس، تیراکی، سکی انگ اور ماہی گیری۔

فٹ بال اور باسکٹ بال دونوں مقامی اور قومی کھیلیں ہیں۔ اور ہر اتوار کو ہوتی ہیں۔ جبکہ ہر ہفتہ اور بدھ کے روز پولو ہوتی ہے۔ کبھی کبھار بُل فائٹنگ بھی ہوتی ہے۔

مشہور شخصیات

۱۔ میگیل آنخل آسپیریاس (MIGUEL ANGEL ASPERIAS) یہ ۱۸۹۹ء میں پیدا ہوئے اور انہوں نے ۱۹۶۷ء میں لٹریچر کا نوبل انعام حاصل کیا۔

۲۔ رافائیل لاندیوار (RAFAEL LANDIVAR) (پیدائش ۱۷۳۱ء وفات ۱۷۹۳ء) مشہور شاعر۔

۳۔ مونتو فار (MONTUFAR) (پیدائش ۱۸۰۹ء وفات ۱۸۴۴ء) مشہور آنتھیم

۴۔ خستو رُوفینو باریوس (JUSTO RUFINO BARRIOS) (پیدائش ۱۸۳۵ء وفات ۱۸۸۵) یہ گواتے مالا کے قومی ہیرو تھے انہوں نے ۱۸۷۱ء تا ۱۸۸۵ء ملک کی آزادی کی خاطر عظیم الشان خدمات سرانجام دیں۔

مشہور آتش فشاں

گواتے مالا کے مغربی ساحل کے قریب آتش فشاں پہاڑوں کا سلسلہ ہے اور گواتے مالا کے آتش فشاں وسطی امریکہ کے بلند ترین آتش فشاں ہیں۔ جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

۱۔ تاخومُلکو (TAJUMULCU)
بلندی ۱۳،۸۱۲ فٹ

۲۔ تاکانا (TACANA)
بلندی ۱۳،۳۳۳ فٹ

۳۔ آکاتینانگو (ACATENANGO)
بلندی ۱۲،۹۹۲ فٹ

۴۔ فُوئیے گو (FUEGO)
بلندی ۱۲،۵۸۲ فٹ

۵۔ سانتا ماریا (SANTA MARIA)
بلندی ۱۲،۳۶۲ فٹ

گواتے مالا کی انتظامی تقسیم

گواتے مالا کو انتظامی طور پر ۲۲ ڈیپارٹمنٹوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک ڈیپارٹمنٹ میں ایک گورنر ہوتا ہے جس کو صدر نامزد کرتا ہے ان میں سے سب سے بڑا ڈیپارٹمنٹ (PETEN) پیتن ہے جس کا رقبہ ۳۵،۸۵۴ مربع کلومیٹر ہے۔ لیکن آبادی کے لحاظ سے سب سے چھوٹا ڈیپارٹمنٹ بھی یہی ہے۔ اس کی آبادی صرف ۱۷۱،۴۶۳ ہے۔ اور سان مارکوس (SAN MARCOS) آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا ڈیپارٹمنٹ ہے۔ اس کی آبادی ۴۷۳۳۴۱ (چار لاکھ تہتّر ہزار تین سو اکتالیس) ہے جبکہ اس کا رقبہ صرف ۳،۷۹۱ مربع کلومیٹر ہے۔

تاریخ

۱۵۲۳ء میں میکسیکو سے سپینش لوگوں نے یہاں آکر قبضہ کیا اور بکثرت مقامی آبادی میں شادیاں کیں جس کی وجہ سے تشدّد کی کیفیت پیدا نہیں ہوئی۔

۱۵ ستمبر ۱۹۲۱ء کو گواتے مالا نے سپین سے آزادی حاصل کی۔ ۱۹۳۱ء میں اس علاقہ پر ایک ڈکٹیٹر خورخے اُوبیکو (JOGE UBICO) قابض ہوگیا۔ اور ۱۹۴۴ء تک برسراقتدار رہا پھر ایک ٹیچر خوان خوسے آرے والو JUAN JOSE AREVALO کو صدر منتخب کیا گیا۔ اس نے سوشل انقلاب پیدا کیا۔ ۱۹۵۰ء میں خاکوب آربینز (JACOBS ARBENZ) صدر منتخب ہوا۔ لیکن ۱۹۵۴ء میں کرنل کارلوس کاستیجو آرماس (CARLOS CASTILLO ARMAS) امریکہ کی مدد سے برسراقتدار آیا اور ۲۹ سال برسراقتدار رہا۔ اس دور میں ہزاروں افراد موت کے گھاٹ اُتارے گئے۔ اگست ۱۹۸۳ء میں جنرل اوسکار میخیا وکٹور (OSCAR MEJIA VICTOR) نے اقتدار سنبھالا۔ یہ اپنے سے پہلے ڈکٹیٹر سے مختلف تھا۔ اس نے اسمبلی قائم کرنے کے لئے ۱۹۸۴ء میں انتخابات کرائے۔ آئین بنایا گیا اور جمہوریت کی طرف واپسی کے لئے ٹائم ٹیبل تشکیل دیا گیا۔ ۱۹۸۵ء میں موجودہ صدر انتخابات میں کامیاب ہوئے جن کا نام وی نی ثیو ثے رسے ثو آرے والو (VINCIO CEREZO AREVALO) ہے۔ اگلے انتخابات ۱۹۹۰ء میں ہونگے۔ آپ کی حکومت ملک کو ترقی اور جمہوریت کی راہ پر چلانے کیلئے کوشاں ہے۔ چین کا حال ہی میں صدر صاحب نے دورہ کیا ہے اور استعماری قوتوں کی گرفت سے اپنے ملک کو نکالنے کی تگ و دو میں ہیں۔

گواتے مالا شہر

یہی وہ شہر ہے جس میں جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے "بیت الاوّل" نامی خدا کا گھر تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وسطی امریکہ کے اس ملک میں احمدیت کا داخلی دروازہ یہی شہر و علاقہ قرار پایا ہے۔

یہ شہر گواتے مالا دار الحکومت ہے۔ یہ نہ صرف گواتے مالا بلکہ وسطی امریکہ کا سب سے بڑا شہر ہے۔ یہ ۱۴۶۷ میٹر کی بلندی پر واقع ہے۔ یہ کوہ سی اَیرّا مادرے (SIERRA MADRE) کے دامن میں دریائے واکاس (RIO VACAS) کی وادی میں واقع ہے۔ آنتی گوا (ANTIGUA) شہر (جو کہ پرانا دار الحکومت تھا) ۱۷۷۳ء میں تباہ ہو گیا۔ اس کی تباہی کے بعد ۱۷۷۶ء میں گواتے مالا شہر کی بنیاد رکھی گئی۔ گواتے مالا شہر بھی ۱۹۱۷ء کے ایک زبردست زلزلے میں کافی حد تک تباہ ہو گیا تھا۔ اور پھر اس کی ازسر نو تعمیر ایک ماڈرن شہر کے طور پر ہوئی۔ یہاں بہت سی متاثر کن یادگاریں ہیں۔ کچھ عمدہ قسم کے چرچ اور کچھ اچھی قسم کی عمارتوں میں نیشنل پیلس، یونیورسٹی اور انصاف کورٹ کی عمارتیں شامل ہیں۔

یہ شہر بحر الکاہل کو بحر اوقیانوس کے ساتھ ملانے والی شاہراہ پر واقع ہے۔ اور اس کے شمال میں انٹر امریکن ہائی وے میکسیکو سے ایل سلوادور جاتی ہے۔ یہ شہر ملک کا معاشی دل ہے اور تقریباً ملک کی نصف سے زائد چھوٹی چھوٹی صنعتوں کا حامل ہے۔ نیز یہ ملک کا معاشی اور تہذیبی مرکز بھی ہے۔ وسطی امریکہ کے دوسرے شہروں کی طرح یہاں بھی دلکش ایئر پورٹ اچھی رن وے کے ساتھ موجود ہے۔

اگر آپ کو کبھی گواتے مالا جانے کا اتفاق ہو تو اس شہر کا مشہور چرچ سانتو دومینگو (SANTO . DOMINGO) ضرور دیکھئے جو سفید رنگ سے بھی سفید تر ہے کیونکہ دودھ اور انڈوں کی سفیدی اس کو زیادہ مضبوطی دینے کے لئے گارے کے طور پر استعمال کی گئی تھی۔ اس شہر میں صدر کا محل بھی ایک قابلِ دید عمارت ہے۔ اس پر لگا ہوا ہلکے سبز رنگ کا پتھر بہت دلکش نظر آتا ہے۔ یہاں انڈین دستکاری، مصنوعات اور منسوجات پائی جاتی ہیں۔

گواتے مالا شہر میں بہت سے میوزیم اور آرٹ اکیڈیمیاں موجود ہیں۔ آنتی گوا (ANTIGUA) شہر کے آرٹ کے خزانے کیتھڈرل اور لامیر سیڈ (LA MERCED) چرچ میں منتقل کر دیئے گئے ہیں۔ یہاں پر تین نمایاں اور ممتاز لائبریریاں ہیں۔

(i) نیشنل لائبریری۔

(ii) لائبریری آف سوسائٹی، جغرافیہ اینڈ ہسٹری آف گواتے مالا۔

(iii) سینٹرل امیریکن انڈسٹریل انسٹی ٹیوٹ کی لائبریری۔

یہ وسطی امریکہ کی سب سے بڑی ٹیکنیکل لائبریری ہے۔

دار الحکومت میں شاندار ہسپتال اور کلینک بھی موجود ہیں۔ ایئر ایمبولینس کا بھی انتظام ہے۔ یہاں خاص طور پر تمام ڈاکٹر انگلش بولتے ہیں۔

جھیل آتی تلان (ATITLAN)

گواتے مالا شہر سے چالیس میل کے فاصلے پر ایک جھیل آتیتلان واقع ہے۔ یہ مرکزی اونچے علاقوں میں واقع ہے۔ سب سیاح اس جھیل کو دیکھنے جاتے ہیں۔ یہ جھیل گہری اور نہایت خوبصورت ہے

تکال (TIKAL) کے کھنڈرات

گواتے مالا شہر سے ایک گھنٹہ کے ہوائی سفر پر تکال (TIKAL) کے مشہور ترین کھنڈرات واقع ہیں۔ یہ کھنڈرات تین ہزار سال پرانے ہیں۔ ان کھنڈرات کا تعلق ماین (MAYAN) تہذیب سے ہے۔

گواتے مالا میں جماعت احمدیہ عالمگیر کا نفوذ

اس ملک میں احمدیہ جماعت کے مربی مکرم و محترم اقبال احمد صاحب انجم ۱۴ جنوری ۱۹۸۹ء کو تشریف لے گئے۔ ان کے ورود سے قبل ہی وہاں اللہ کے گھر کے لئے جگہ خریدی جا چکی تھی۔ اللہ کے گھر کی تعمیر کا آغاز ۲۲ فروری ۱۹۸۹ء کو ہوا۔ اور ۳ جولائی ۱۹۸۹ء کو اللہ کا گھر مکمل ہو گیا۔

اس خانۂ خدا کی تعمیر کے دوران خدا تعالیٰ کا خصوصی فضل شاملِ حال رہا۔ یہ وہ ملک ہے جہاں مئی سے اکتوبر تک موسم برسات رہتا ہے اور تقریباً روزانہ بارش ہو جاتی ہے۔ انجنیئر صاحب کے مشورہ کے خلاف حسب پروگرام تعمیر شروع کروادی گئی اور خدا کے حضور دعائیں کی گئیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بارشوں نے اس کام میں کوئی رکاوٹ نہ ڈالی اور تعمیر مکمل ہونے کے بعد افتتاح عمل میں آیا۔ یہ خانۂ خدا جس کا نام "بیت الاوّل" رکھا گیا ہے۔ لاطینی امریکہ کے سپینش ممالک کا پہلا خانۂ خدا ہے۔ اس کی عمارت تقریباً ۱/۲ ۱ ایکڑ زمین میں تعمیر ہوئی ہے۔ اسے اونچی جگہ بنایا گیا ہے۔ محل وقوع نہایت خوبصورت اور شاندار ہے۔

اس میں دو منزلیں مُردوں اور عورتوں کے لئے بنائی گئی ہیں۔ پہلی منزل مُردوں اور دوسری عورتوں کے لئے ہے۔ ہر منزل میں ۲۲۵ افراد کے نماز ادا کرنے کی گنجائش موجود ہے۔

اس بیت الذکر کا ایک دلکش گنبد اور پچھتر فٹ اونچا مینارہ بھی ہے۔ اس خانۂ خدا کے ساتھ نہایت خوبصورت مشن ہاؤس بھی تعمیر کیا گیا ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے ساتھ احمدیہ کلینک کا بھی سنگِ بنیاد رکھا ہے۔

گواتے مالا کی حکومت اور لوگوں نے جماعت احمدیہ کے ورود کا شاندار استقبال کیا ہے۔ اور مذہبی آزادی کے سلسلہ میں وسیع القلبی اور اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کیا ہے۔ چنانچہ کیتھولک چرچ سے وابستگی رکھنے کے باوجود خانۂ خدا کے افتتاح کے موقع پر پانچ صد سے زائد حاضرین حاضر تھے جن میں سے محض چند احمدی تھے۔ ان حاضرین میں حکومت کے بڑے بڑے عہدیدار بھی شامل تھے۔ ان اہم شخصیات میں ملک کے کئی وزراء کے علاوہ ملک کے نائب صدر لائسنیشیا برٹوکار پیونکولی بھی شامل تھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ کے وقت وہاں کوئی مقامی احمدی نہ تھا لیکن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کی برکت اور خدا کے خصوصی فضل کے نتیجہ میں گیارہ افراد حلقہ بگوش احمدیت ہو چکے ہیں۔ (تازہ ترین اطلاع کے مطابق) امام جماعت کی قوتِ قدسیہ اور دعاؤں اور خصوصی توجہ کی وجہ سے لوگوں کے دل تبدیل ہونا شروع ہو گئے ہیں۔

اس علاقے میں جلد بہت بڑی جماعت کے قیام کی قوی امید کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ جماعت کی حمایت اور نفوذ کی راہیں ہموار ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ لیکن ساتھ ساتھ جماعت کو بہت دعاؤں کی بھی ضرورت ہے کیونکہ وہاں کے یہودی جماعت کی منظم سرگرمیوں سے خوفزدہ ہو گئے۔

اس بیت الذکر اور مشن ہاؤس کے مکمل اخراجات مکرم و محترم محمد الیاس صاحب آف کیلگری کینیڈا نے برداشت کئے ہیں۔ مکرم محمد الیاس صاحب خصوصی طور پر جماعت احمدیہ کے احباب کی دعاؤں کے مستحق ہیں جنہوں نے جنوبی اور وسطی امریکہ کے سات ممالک میں بیوت الذکر تعمیر کروانے کا بیڑا اٹھایا ہے۔

احباب جماعت پُر زور دعائیں کریں کہ خدا جلد اس ملک میں جماعت احمدیہ کی کامیابیوں کے مزید سامان پیدا فرمائے اور جماعت دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرکے مثمر بثمرات حسنہ ہو۔

تعارف

کتاب — سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

مصنّف — مرزا خلیل احمد قمر

کتاب کا نام ہے سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اس کے مصنف و ناشر ہیں مرزا خلیل احمد قمر۔ قیمت اس کی پانچ روپے ہے اور شاید مرزا خلیل احمد صاحب قمر ہی کے پتے سے مل سکتی ہے۔ ان کا پتہ ہے دار النصر غربی ربوہ۔

پیش لفظ میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب استاذ الجامعہ احمدیہ ربوہ لکھتے ہیں کہ قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر کا ایک بڑا احسان جماعت اور اس کے بچوں پر یہ ہے کہ آپ نے بچوں کی تربیت کے پیش نظر آسان زبان میں مسلمان بزرگوں کی کہانیاں اور کارنامے لکھنے کی تحریک فرمائی، جس کے نتیجے میں بہت خوبصورت کہانیاں آپ بیتی کے نئے انداز میں لکھی گئیں۔ ان میں سے ایک بہت اہم اسلامی شخصیت حضرت سلمان فارسیؓ کی کہانی آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اور جو مکرم مرزا خلیل احمد قمر دار النصر غربی ربوہ نے آپ کے لئے لکھی ہے۔ مزید آپ لکھتے ہیں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ وہ عظیم ہستی ہیں جن کا تعلق اسلام کے دونوں ادوار سے ہے۔ اسلام کے پہلے دَور میں ان کی خاص فضیلت آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں بیان کی کہ سبقت لے جانے والے چار ہیں۔ مَیں عربوں میں سے سبقت لے جانے والا ہوں، سلمان ایرانیوں میں سے، بلال حبشہ والوں میں سے اور صہیب رومیوں میں سے سبقت لے جانے والے اور سب سے پہلے اسلام کو قبول کرنے والے ہیں۔

پھر آپ صلعم نے حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے خاندان کا فرد قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ سلمان ہمارے گھرانے اور اہلِ بیت میں سے ہیں۔

اس پیش لفظ کے آخری الفاظ یہ ہیں:

"ایسے بابرکت وجود کے حالات
اور سیرت کا مطالعہ یقیناً ہمارے
لئے سعادت اور برکت کا موجب

مسلسل صفحہ ۷، پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کوشش کے لئے مکرم مرزا خلیل احمد صاحب کو جزائے خیر دے"۔

یہ کتابچہ ایک آپ بیتی کی صورت میں لکھا گیا ہے اور یہ آپ بیتی یوں شروع ہوتی ہے۔

میرا اصل نام مابہ تھا۔ میرے والد کا نام بوذخشان اور دادا کا نام مورسلان تھا۔ ہمارا مذہب مجوسی تھا جس کا مطلب یہ ہے کہ ہم آگ کی پوجا کیا کرتے تھے۔ میرے والد صاحب اصفہان کے ایک گاؤں "جی" کے رہنے والے تھے۔ اور ایک آتش کدہ (جہاں ہر وقت آگ جلتی رہتی ہے) کی خدمت کرتے تھے۔ ہمارا ذریعہ آمدنی کاشت کاری اور زمینداری تھا۔ میں اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا تھا اس لئے وہ مجھ سے بیحد محبت کرتے تھے یہاں تک کہ لڑکیوں کی طرح مجھے گھر میں بٹھائے رکھتے اور کہیں باہر نہ جانے دیتے۔ اس زمانے میں میرا مذہب بھی آتش پرستی تھا۔ یعنی ہم لوگ آگ کی پوجا کیا کرتے تھے۔ چونکہ میرے دل میں مذہبی جوش اور ولولہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اس لئے میں بے حد انہماک سے آتش کدے کی خدمت کرتا اور اس میں روشن ہونے والی آگ کو کبھی نہ بجھنے دیتا۔ میں اپنا زیادہ وقت آتش کدہ میں ہی گزارتا۔ حتیٰ کہ میرا شمار ان پجاریوں میں ہونے لگا جو ہر وقت آگ کی نگرانی کرتے رہتے تھے اور بجھنے نہیں دیتے تھے۔

اس بچپن کے بعد آپ پر کیا بیتی آپ کس طرح ایک جگہ سے دوسری جگہ اور ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل ہوتے رہے اور آخر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ مسلمان ہونے کے بعد کیا کیا کارہائے نمایاں انجام دیئے اور کس کس طرح اسلام کی خدمت کی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح آپ کے ساتھ محبت کا اظہار کیا۔ اگر ہم یہ سب باتیں آپ کو اسی تعارف میں بتا دیں تو یقیناً آپ سمجھیں گے کہ ۶۴ صفحے کی کتاب کا تعارف تو ہو گیا ہے اب کتاب کیا پڑھنی ہے۔ یہ بات ہمیں ہرگز منظور نہیں اس لئے ہم اپنے تعارف کو یہیں ختم کرتے ہیں اور آپ سے گذارش کرتے ہیں کہ آپ یہ ۶۴ صفحات کی کتاب خود پڑھیں اور دیکھیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کیا بیتی اور آپ کس مقام اور کس درجہ تک پہنچے۔ (ن۔ س)

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۱۱۴ :- میں وزیر بیگم بیوہ نیاز احمد صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۵۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳/۴۴۷ پورن نگر سیالکوٹ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 89-4-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان ترکہ خاوند واقع پورن نگر سیالکوٹ مالیتی 2½ لاکھ روپے میرا حصہ ۱/۸ ہے۔ (۲) زیورات طلائی ۱۰۴ گرام مالیتی -/۲۶۵۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ وزیر بیگم بیوہ نیاز احمد صاحب ۳/۴۳۷ پورن نگر سیالکوٹ شہر۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد سلیمان ولد حافظ غلام حسین صاحب پورن نگر سیالکوٹ شہر۔ گواہ شد نمبر ۲۔ حمید الدین ولد شمس الدین۔ گلی ۵ سیالکوٹ شہر۔

اخبارِ احمدیہ

ولادت

• مکرم فلائیٹ لیفٹیننٹ امجد احمد صاحب (کامرہ اٹک) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۶، اکتوبر کو بیٹی سے نوازا ہے جو وقف نو میں شامل ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بیٹی کا نام نعیمہ امجد تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ چوہدری غلام محمد صاحب پرویز کی پوتی اور چوہدری محمد یحییٰ مقبول صاحب کی نواسی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، صالح اور خادمہ دین بنائے۔

• مکرم عبدالرشید صاحب انور مربی آئیوری کوسٹ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۶ اکتوبر ۸۹ء کو بچی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام حضور انور نے ھبۃ المنعم رکھا ہے۔ نومولودہ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ احباب جماعت سے بچی کے نیک قسمت اور خادمہ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

• اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترمہ نفیسہ متین صاحبہ اور لیفٹیننٹ کرنل عبدالمجید ملک صاحب آف راولپنڈی کو ۱۲، اگست کو بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم برکت اللہ صاحب ملک ایڈووکیٹ کی نواسی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت والی بابرکت زندگی سے نوازے، والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

اعلان گمشدگی

مکرم مجید الرحمان حمید صاحب کا ڈرائیونگ لائیسنس خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے موقعہ پر گم ہو گیا ہے۔ براہ کرم جس صاحب کو ملے وہ مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ پتہ:- مجید الرحمان حمید ولد میاں نذیر احمد مکان نمبر ۱۹، بابو بلاک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور

توسیع اشاعت الفضل

معاونین توسیع اشاعت الفضل کے نام اور رقوم بغرض دعا درج ذیل ہیں

• مکرم اشفاق احمد صاحب محلہ دارالنصر غربی ربوہ، والدہ کی طرف سے -/۱۰۰، روپے
• مکرم مظفر احمد صاحب نیشنل معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ناروے -/۱۰۰، روپے۔
• مکرم عبداللطیف صاحب شاہ کوٹی الکریم جیولرز فیصل بازار کریم آباد کراچی -/۱۰۰ "
• مکرم مظفر احمد صاحب ظفر پریس فوٹو گرافر۔ کراچی -/۱۰۰، روپے

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری عبدالستار صاحب صدر جماعت احمدیہ لکی نو ضلع جھنگ کا نواسہ بعمر ایک ماہ بقضائے الٰہی وفات پا گیا ہے۔ چوہدری صاحب کی پہلی بیٹی کی عرصہ دس بارہ سال گزرنے کے باوجود کوئی اولاد نہیں۔ دوسری بیٹی کے قریباً تین سالہ بچی کے بعد بچہ ہوا تھا۔ جو ۱۹، اکتوبر ۸۹ء کو اچانک فوت ہو گیا۔ جس کا چوہدری صاحب اور والدین کو بہت صدمہ ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پہلی بیٹی کو بھی اولاد صالحہ کی نعمت عطا فرمائے اور دوسری بیٹی کو نعم البدل عطا فرمائے۔

موسم سرما کی سبزیوں کے بیج

موسم سرما کی سبزیوں کے بیج وکالت زراعت میں موجود ہیں۔ اگر کسی دوست کو ضرورت ہو تو وکالت ہذا سے حاصل کر لیں۔

(وکالت زراعت)

حبوب مفید اطہراء ۲۰ گرام -/۱۵ - ۶۰ گرام -/۴۵ | اکسیر اولاد نرینہ مکمل کورس -/۵۰ | زدجام عشق کورس ایک ماہ -/۱۰۰ | راحتِ جان -/۱۴ | تریاقِ معدہ -/۷ -/۱۴ | ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ فون ۶۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نادار مریضوں کے علاج کے لئے

فضلِ عمر ہسپتال کو عطایا بھجوائیں

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں نادار اور مستحق مریضوں کا علاج مفت کیا جاتا ہے۔ جماعت کے صاحب حیثیت اور مخیّر احباب سے گذارش ہے کہ وہ اپنے نادار بھائیوں کے علاج کے لئے "مد امداد مریضان" میں زیادہ سے زیادہ عطیات بھجوائیں۔ یہ عطیہ جات براہِ راست مد امداد مریضان خزانہ صدر انجمن احمدیہ یا ہسپتال کے ذریعہ جمع کروائے جا سکتے ہیں۔

ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال

منظوری انتخاب صدر / نائب صدر موصیان

مکرم ومحترم ناظر اعلیٰ صاحب نے مندرجہ ذیل احباب کی بطور صدر موصیان / نائب صدر منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

نام جماعت	نام صدر موصیان ونائب صدر موصیان	وصیت نمبر
۱۔ پتوکی	مکرم صوفی محمد صدیق صاحب	۱۶۲۷۵
۲۔ لودھراں	" کریم بخش صاحب	۱۲۶۷۸
۳۔ ڈیرہ غازی خاں	" رفیق احمد صاحب نعیم	۲۶۰۰۳
۴۔ چک ۱۰۶ ل / ۱۴۲ ل	" غلام محمد صاحب بھٹی	۲۱۳۰۵
۵۔ جہلم	مکرمہ عتیقہ فرزانہ صاحبہ	۱۷۲۰۹
۶۔ جھنگ	" مختار بیگم صاحبہ	۱۶۱۳۶
۷۔ کوئٹہ	" مبارکہ قیوم صاحبہ	۱۳۸۲۸
۸۔ گجرات	" مسز نذیر صاحبہ	۲۲۱۶۲
۹۔ مظفر گڑھ	" ناصرہ خانم صاحبہ	۵۷۳۱
۱۰۔ دار الیمن غربی	" ناصرہ بیگم صاحبہ	۱۹۷۵۶
۱۱۔ گوجرانوالہ	" جمیلہ اسد صاحبہ	۲۴۴۶۹
۱۲۔ دار الصدر غربی نمبر ۲	" صادقہ بیگم صاحبہ	۶۲۱۶
۱۳۔ فیصل آباد	" امۃ المنان صاحبہ	۱۶۸۲۰
۱۴۔ باب الابواب	" امۃ القیوم صاحبہ	۱۷۷۸۷

مرزا منصور احمد (ناظر اعلیٰ)

جب تین شخص بیٹھے ہوں۔ تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آپس میں سرگوشی نہ کریں کیونکہ اس سے وہ آزردہ ہو جائے گا۔

سرزمین قادیان کا اوّلین
مشہور دواخانہ
۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
گوجرانوالہ، ربوہ، قلعہ کالر، ملتان، کراچی
۷۳۸۴۴، ۹۰۶، ـــ، ۳۱۰۲۶

کارکن کی ضرورت ہے
کم از کم میٹرک پاس (اور خوشخط لکھنے والے) صدر صاحب محلہ کی تصدیق کیساتھ خاکسار کو دفتری اوقات میں مل لیں۔ پراپرٹی کے کام کا تجربہ رکھنے والے کو ترجیح دی جائیگی
شریف احمد بھٹی پراپرٹی سنٹر ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ
فون ۵۲۱

خبریں

ملکی خبریں

• وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم موجودہ سیاسی بحران میں سرخرو ہونگے انہوں نے کہا کہ تحریک عدم اعتماد کا فیصلہ پارلیمانی روایات کے مطابق ایک ہفتے کے اندر اندر ہو جائے گا۔

• پاک پتن سے آئی جے آئی کے رکن قومی اسمبلی غلام محمد احمد مانیکا نے کہا ہے کہ وہ اور ان کے دو اور ساتھی تحریک عدم اعتماد میں وزیراعظم بے نظیر بھٹو کی حمایت کریں گے۔ یہ دو افراد رئیس شبیر احمد اور مخدوم احمد عالم انور ہیں۔

• سندھ سے پیپلز پارٹی کے باغی رکن قومی اسمبلی سید قربان علی شاہ نے کہا ہے کہ کوئی سندھی رکن قومی اسمبلی تحریک عدم اعتماد کی حمایت نہیں کرے گا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ بے نظیر بھٹو کو اسمبلی میں ۱۳۰ اراکین کی حمایت حاصل ہے۔ اس موقعہ پر مخدوم امین فہیم، مخدوم خلیق الزمان، مسٹر کسان سنگھ ہرانی، سید شبیر احمد، مسٹر انور عزیز چوہدری اور دیگر وفاقی وزراء شامل تھے۔

• متحدہ اپوزیشن کے رہنماؤں نے اس تاثر کی تردید کی ہے کہ وہ تحریک عدم اعتماد واپس لینے کے لئے غور کر رہے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ پہلے سے زیادہ متحد ہیں اور واضح اکثریت حاصل کریں گے۔

ڈاکٹر بریگیڈیئر مرزا مبشر احمد
آئی سپیشلسٹ
کے اوقات مشورہ سردیوں میں مندرجہ ذیل ہونگے۔
صبح : ۹ بجے سے ۱ بجے تک
شام : ۵ بجے سے ۷ بجے تک
بروز جمعہ ہفتہ وار تعطیل ہوگی
8-A حبیب اللہ روڈ
امتیاز سرجیکل کلینک
نزد ڈیوس روڈ لاہور
فون : ۳۰۱۴۴۵ / ۳۷۲۰۵۷

غیر ملکی خبریں

• جنوبی افریقہ کے طویل عرصہ سے آئے ہوئے ۷۰ ہزار سیاہ فام لوگوں نے افریقی نیشنل کانگریس کے ان مقتدر لیڈروں کا پرجوش خیر مقدم کیا ہے۔ جنہیں حال ہی میں جیل سے رہا کیا گیا ہے جنوبی افریقہ کی تاریخ میں حکومت کے خلاف یہ سب سے بڑا اجتماع خیال کیا جاتا ہے۔ والٹر سیسلو نے اس موقعہ پر کہا کہ مسلح جدوجہد کو ترک کرنے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ تاہم اے این سی مسلح جدوجہد اس وقت معطل کرنے کے لئے رضا مند ہوگی۔ اگر حکومت اس کے لئے مناسب ماحول پیدا کرے۔

• سوویت ترجمانوں نے عندیہ دیا ہے کہ اس بات کا دارومدار خود ہنگری پر ہے کہ وہ وارسا معاہدے میں شامل رہنا چاہتا ہے۔ یا نہیں۔ ایک سوویت ترجمان نے امریکی ٹیلی وژن کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ سوویت پالیسی دوسرے ملکوں کے معاملات میں یکسر عدم مداخلت کی پالیسی ہے تاہم انہوں نے توجہ دلائی کہ ہنگری اعلان کر چکا ہے کہ وہ وارسا معاہدے میں شامل رہے گا۔

• سعودی عرب میں گذشتہ ہفتے لبنان کے لئے جو سیاسی سمجھوتہ مرتب کیا گیا ہے۔ اس پر لبنان کے شیعہ مسلمانوں نے جو ملک میں سب سے بڑا واحد فرقہ ہیں اپنی سخت مخالفت کا اظہار کیا ہے۔